

پلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ / نوان اجلاس

﴿اجلاس منعقدہ 11 نومبر 2008ء بر طبق 12 رذیقعد 1429ھ بروز منگل۔﴾

| صفہ نمبر | مندرجات | نمبر شمار |
|----------|--|-----------|
| 2 | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔ | 1 |
| 3 | وقفہ سوالات۔ | 2 |
| 15 | رخصت کی درخواستیں۔ | 3 |
| 18 | تحریک التوائے نمبر 2 مجاہب شیخ جعفر خان مندوخیل۔ | 4 |

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 11 نومبر 2008ء بمقابلہ 12 روز یقuded 1429ھ بروز منگل بوقت دو پہر گیارہ بجکر پینتالیس
پرزی صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر سید مطیع اللہ آغا بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

اَلْمُتَرَالِيُّ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفُرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ ح

يَصْلَوْنَهَا ط وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ وَجَعَلُوا اللَّهَ أَنْدَادَ إِلِيَّضُلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ط

قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

﴿پارہ نمبر ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۲۸ اتا ۳۰﴾

ترجمہ: کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بد لے ناشکری کی اور اپنی قوم کو
ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔ یعنی دوزخ میں جس میں یہ سب جائیں گے، جو بدترین ٹھکانا ہے۔ انہوں
نے اللہ کے ہمسر بنایے کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں، آپ کہہ دیجئے کہ خیر مزے کر لو تمہاری
بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنا سوال دریافت فرمائیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر! Minister concerned نہیں۔ وزیر تعلیم کو ایوان میں

بلوکر اس کے بعد سوالات دریافت کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر ظہور حسین خان کھوسہ کے سوال کا تعلق وزیری ڈی اے سے ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: سوال نمبر 13

13☆ میر ظہور حسین خان کھوسمہ:

مورخہ 6 جون 2008ء کا موخر شدہ

کیا وزیر بیڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،
محکمہ بیڈی اے نے ڈیرہ اللہ یار سٹی، ڈیرہ مراد جمالی اور اوستہ محمد سٹی کے سیور تج سسٹم کیلئے کس قدر رقم دی
ہے۔ نیز یہ کام کس مرحلہ میں ہے اور کب تک مکمل ہو گا۔ اس ٹھیکیہ کے ٹھیکیدار کا نام بمعہ مکمل کوائف کی
تفصیل بھی دی جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر 13 پیش ہوا۔ جی منستر بیڈی اے!

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: اگر منستر موجود نہیں تو میرے سوال کو ڈیلفر کیا جائے۔ اور رواں اجلاس میں کسی دن
بھی رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر 13 کو 20 نومبر 2008ء کے لئے ڈیلفر کیا جاتا ہے۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب اپنا سوال دریافت فرمائیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر! وزیر متعلقہ ایوان میں نہیں تھوڑا انتظار کرتے ہیں۔ وزیر تعلیم تشریف فرمائیں پہلے ان کے سوالات لیتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینیٹر وزیر): جناب اسپیکر! سوال کا جواب آچکا ہے اگر جعفر خان صاحب کوئی ضمنی کرنا
چاہتے ہیں بتا دیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: پہلے جعفر خان صاحب اپنا سوال دریافت کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: سوال نمبر 46

46☆ شیخ جعفر خان مندوخیل:

کیا وزیر بیڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2004-05ء کے پی ایس ڈی پی نمبر 0769 / 2004 / 2 صفحہ
نمبر 147 / 131 پر ضلع قلعہ سیف اللہ کی کاریزات کی توسعی و صفائی کیلئے 5000 ملین رقم مختص کی
گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ضلع کے کون کو نسے گاؤں کی کاریزات کی صفائی

تو سعی کی گئی اور ان پر کس قدر رقم خرچ کی گئی ان کاموں کا ٹھیک کن کن کمپنیوں کو دیا گیا نیز ٹھیکیدار کا نام اور
انجینئرنگ کوسل کے ساتھ رجسٹریشن کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیری بی ڈی اے:

محکمہ بی ڈی اے کو ضلع قلعہ سیف اللہ کی کاریزات کی توسعی و صفائی کیلئے سال 2004-05ء کی
پی ایس ڈی پی میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ اور نہ ہی محکمہ نے کسی اور مرد میں ایسا کام کیا ہے۔
مولانا عبدالواسع (سینیٹر وزیر): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے محکمہ بی ڈی اے کو ضلع قلعہ سیف اللہ کی کاریزات
کی توسعی و صفائی کے لئے سال 2004-05ء کی پی ایس ڈی پی میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ اور نہ
ہی محکمہ نے کسی اور مرد میں ایسا کام کیا ہے۔ ایک تو اس میں یہ ہے کہ پانچ ہزار ملین جو رکھے ہوئے ہیں۔
یہ اس بیلی پرنٹنگ کی غلطی ہے۔ بلکہ یہ 35 ملین ہے۔ دوسرا میں آپ کو پی ایس ڈی پی کی ایک کاپی
provide کرتا ہوں جس میں اس کی موجودگی کا ذکر ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ
پی ایس ڈی پی کو آپ ہی نے بنائی تھی۔ وہ کاپی میرے پاس ہے جس میں یہ اسکیم رکھی تھی۔ قلعہ سیف اللہ
کے لئے 35 ملین ساڑھے تین کروڑ روپے Extension and cleaning of karezat

ہیں۔ یہ پی ایس ڈی پی کی کاپی جناب اسپیکر! آپ خود کیھ لیں اور معزز وزیر صاحب کو بھی دے دیں۔
مولانا عبدالواسع (سینیٹر وزیر): میرے خیال میں یہ سوالات محکمہ ایریگیشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ
کاریزات کا کام محکمہ ایریگیشن کے تھرو ہو رہا ہے۔ لیکن آپ نے محکمہ بی ڈی اے سے سوال کیا ہے۔ یہ تو
منسٹر بی ڈی اے نے آپ کو جواب دیا ہے اگر آپ پوچھنا چاہتے ہو کاریزات کے حوالے سے تو محکمہ
ایریگیشن سے اپنا جواب طلب کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: معزز وزیر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں اگر اسپیکر صاحب پڑھ لیں آپ کو کاپی
مل گئی۔

جناب ڈی پی اسپیکر: جی جی۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: میرے ساتھ پبلک سیکٹر ڈولپمنٹ پروگرام 2004-05ء کی کاپی ہے جس میں

0769 Extension and cleaning clear
of karezat 35 million.

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاید غلطی سے لکھا گیا ہے۔ چونکہ یہ ایریگیشن سے related ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: بہر حال آپ ہدایت دے دیں متعلقہ محکمہ کوتا کہ یہ conform ہو جائے۔

مولانا عبدالواسع (سینیئر وزیر): شیخ صاحب! PSDP کا مجھے پتہ نہیں آپ بتا رہے ہیں۔ لیکن یہ کاریزات کی توسعی کا پروگرام ہے اور میں اسی حلقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ یہ اس وقت محکمہ ایریگیشن نے مکمل کیا۔ اگر آپ دوبارہ محکمہ ایریگیشن سے سوال کر کے جواب منگوائیں۔ محکمہ ایریگیشن آپ کو جواب دے سکتا ہے۔ بی ڈی اے کے پاس صفائی کے کوئی فنڈ نہیں۔ اور نہ ہی ان کو فنڈ زدیے گئے ہیں۔ اگر PSDP میں ہے تو شاید انہوں نے تبدیل کیا ہو۔ کیونکہ بہت سی اسکیمات reflect PSDP ہو جاتی ہیں پھر اپنے محکمے کے پاس چلی جاتی ہیں۔ جیسا کہ 200 ڈیم پہلے PSDP اس پر کام کر رہا تھا ابھی ایریگیشن والوں نے اپنا کام کر دیا۔ کیونکہ حکومت نے فیصلہ کر دیا کہ یہ کام محکمہ ایریگیشن کا ہے۔ اسی طرح اگر PSDP میں ہو تو میں نہیں بتا سکتا ہوں۔ یہ بات آپ کی بجائے لیکن یہ کاریزات ایریگیشن نے مکمل کی ہیں۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو ایریگیشن والوں سے جواب منگوائیں وہ آپ کو جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی محترمہ!

محترمہ شمع یروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی): جناب اسپیکر! میں تھوڑی سی اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جیسے کہ شیخ جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ پچھلے ادوار میں کچھ اس طرح کی ہوئی ہیں اسکیم جو ہمارے ڈسٹرکٹ لیوں پر تو کئی ہمارے ممبرز نے BDA کو بھی کام دیئے تھے یہ میرے نالج میں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر ایریگیشن!

سردار محمد اسلم بننجو (وزیر آپاٹی و برقيات): اس سوال کا تعلق محکمہ ایریگیشن سے ہے۔ اس کا جواب محکمہ ایریگیشن دے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جعفر خان صاحب! آپ فرش سوال لائیں۔ اگلا سوال محکمہ ایجوکیشن کے حوالے سے

دریافت کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: سوال پکارنے سے پہلے میں احتجاج کروں گا کیونکہ میرے 20 یا 25 سوالات تھے ان میں سے غالباً ایک یا دو کے انہوں نے جواب دیئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اسیبلی فلور کے through اگر ہم ان سے سوال کریں۔ اس ہاؤس کی بزنس چلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر میں اور ظہور حسین خان کھوسہ سوال نہ کریں تو اسیبلی حاضری لگا کر کے واپس چلے جائیں گے۔ ہم اسیبلی بزنس کے لئے سوالات کرتے ہیں۔ جس پر ممبران بات کرتے ہیں۔ اور منسٹر صاحبان بھی بات کرتے ہیں۔ کیونکہ منسٹر صاحبان تو سوال نہیں کر سکتے۔ اس میں بھی اگر concerned جواب موقع پر نہ ملے وہ بھی شفیق صاحب سے میں سمجھتا ہوں وہ زیادہ ڈیوٹی فل آدمی ہیں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): شیخ صاحب! میں آپ کے تمام سوالات کے جوابات لایا ہوں۔ آپ سوال کریں میں جواب دے دوں گا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اس وقت اسیبلی فلور پر صرف دو سوال آئے ہیں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): میں یہ عرض کر رہا ہوں جو سوالات مجھے دیئے گئے ان کے جوابات میں نے اسیبلی کو کل دے دیئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کل آپ نے سوالات دو بجے لائیں آپ نے اسیبلی کو مذاق بنایا ہے۔ دو بجے سوالات بھیجتے ہو جبکہ روزہ یہ ہیں کہ آپ پندرہ دن پہلے سوالات کے جوابات اسیبلی میں جمع کرائیں۔ آپ کو جولائی میں سوالات بھیج گئے ہیں اب تک ان کے جوابات موصول نہیں ہوئے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): نہیں نہیں ایسی بات نہیں۔ آپ ریکارڈ منگوا کر دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں جولائی میں بھیج گئے ہیں۔ آپ جب اپوزیشن میں تھے کیا کر رہے تھے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): میں ابھی وہی اپوزیشن والے کام کر رہا ہوں۔ آپ کو جواب دوں گا صحیح طریقے سے جو غلط کام ہو گا میں فلور پر بتا دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں یہ غلط ہے آپ نے اسیبلی کو مذاق بنایا ہے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): پتہ نہیں آپ کے دل میں کیا بات ہے۔ کیا چیز ہے۔ کچھ اور بات

ہے۔ بہر حال chair ایسی بات نہیں کرتی ہے۔ chair بن کر بات کریں۔ جو مجھے سوال دیئے گئے ان کا میں جواب دے دوں گا۔

نواب محمد اسلم خان ریسنسی (فائدہ ایوان): جناب اسپیکر! آج آپ بہت غصے میں ہو۔ آپ نے ہمارے وزیر صاحب کو جھاڑ پلا�ا۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): میرے خلاف پتہ نہیں کیا معاذ بنایا ہے۔ جو ناجائز کام ہے وہ کروانا چاہے۔ اور میں نہیں کروں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ مجھے -----

جناب ڈیٹی اسپیکر: آپ نے جواب نہیں بھیجا ہے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): آپ سوال کریں میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: شفیق صاحب! آپ بات صحیح میں غلط بیانی سے کام نہ لیں آپ کے سوالات میں سے ایک کا جواب آیا ہے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب والا! جو سوال مجھے پہنچوائے گئے ہیں With in three days میں انکے جوابات جمع کر دیتا ہوں۔

مولانا عبدالواسع (سینیٹر وزیر): جناب اسپیکر! میرے خیال منسٹر صاحب آپ کے چیمپر میں آئیں گے اس معاملے کو آپ اور منسٹر صاحب وہاں حل کریں۔ کیونکہ یہ موخر شدہ سوالات ہیں۔ شاید اسکلبی کی طرف سے کچھ دیرگی ہے یا ان کے محکمے کی طرف سے کوئی کمی ہوئی ہے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): آپ کے ساتھی نے جواب نہیں دیا۔ آپ چپ ہو گئے حاجی نواز صاحب کوئی میں موجود ہیں۔ جو چیز ہے اس کو حقیقت میں لائے ایسی بات نہیں چلے گی۔

مولانا عبدالواسع (سینیٹر وزیر): اجلاس کے بعد میں اور شفیق صاحب آپ کے چیمپر میں آئیں گے اور اس معاملے کو وہاں حل کریں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں کہتا ہوں ایک شکایت پر اگر اسپیکر صاحب پوچھ لیں منسٹر صاحب ناراض ہو جاتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ غلط ہے شفیق صاحب آپ کو منسٹری ملی ہے آپ انجوائے کر رہے ہیں آپ تمام چیزیں کر رہے ہیں۔ اگر اسپیکر صاحب آپ سے پوچھ لیں کہ آپ نے جوابات کیوں جمع

نہیں کرائیں تو اس پر آپ کو ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ اس سے اسمبلی کا وقار خراب ہو گا۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بھائی کوئی سوال کریں تاکہ میں جواب دے دوں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: ناراض نہیں ہونا چاہیے یہ غلط ہے اس سے اسمبلی کا وقار خراب ہو گا۔ chair کو

آپ اس طرح نہیں کہہ سکتے ہیں آپ جواب دیں یا اپنا عذر پیش کریں کہ مجھے سوالات لیٹ ملے ہیں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب مندوخیل! آپ کو بھڑ آس نکالنی ہے پر لیں کافرنس کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: کوئی بھڑ آس نہیں، مجھے بلڈ پریشر ہو گیا۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جو سوال میرے محکمے سے کیا گیا ہے اس کا جواب میں نے دے

دیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں آیا ہے پرنسٹ میں نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: پہلے اسپیکر صاحب پر ناراض ہورہے تھے اب مجھ پر خواہ مخواہ بھڑک رہے ہیں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): میں آپ کو جواب دیتا ہوں اصول کی بات کرتا ہوں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اصول کی بات کریں اصول پر میں نے کہا کہ میرے سوالات کے جوابات مجھے

نہیں ملیں۔ آپ سے پوچھ رہی ہے۔ کہ آپ نے جوابات کیوں وقت پر نہیں پہنچائیں تو آپ

chair سے ناراض ہو گئے۔ اور ابھی میرے پر بھڑک رہے ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ سوالات جولائی میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھوائے گئے تھے۔ آج تک ایک سوال کا

جواب آیا ہے۔ دو سوالات کے جواب کل دو بجے لائے۔ دو بجے تو پرنسٹ نہیں ہو سکتے۔ آپ ناراض کیوں

ہورہے ہیں۔ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ ان کے جوابات کیوں نہیں آئے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): قانون کے مطابق جواب دیا آپ کو بات کیوں سمجھ نہیں آ رہی۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (فائدایوان): جناب اسپیکر! آپ کی جمیعت کے بندوں کا بہت شکریہ کہ

اپوزیشن کی آپ نے محسوس نہیں ہونے دی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ

(ڈیک بجائی گئیں)

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھوں گا سوال نمبر 25۔

☆ 25 شیخ جعفر خان مندوخیل:

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ، صوبہ میں طلبہ اور طالبات کیلئے قائم کئے گئے ڈگری و انٹر کالجز کی کل تعداد کس قدر ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز ہر کالج کیلئے پرنسپل، وائس پرنسپل، ایسوی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرر ز کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم:

صوبہ میں ڈگری اور انٹر گرز و بوائز کالجوں کی کل تعداد 89 ہے۔ نیزان کالجوں میں پرنسپل ایسوی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرر ز کی منظور شدہ اسامیاں 2360 ہیں نیز کالج وائز فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔ کوئی ضمنی؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ کسی بھی کالج کو اساتذہ دینے کا کیا ہوتا ہے۔ ایک کالج کو آپ دس دوسرے کو بیس اور تیسرا کو پچاس دیتے ہو یہ کس criteria کے تحت؟

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جوان کی ڈیماند ہوتی ہے جیسے کالج کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو لیکچرر، پروفیسر اور ایسوی ایٹ پروفیسر دیجئے جاتے ہیں۔ جو آپ نے سوال کیا تھا۔ جیسا کہ 89 کالجز ہمارے ان تمام میں پروفیسر provide کئے گئے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔ کالجز کو تعداد کے حساب سے ٹھیک رکھ دیا کرتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: آپ کے ژوب گرز کالج میں 452 طالبات ہیں۔ اس میں آپ نے سترہ پوٹھیں دی ہوئی ہیں جس میں سے دس اسامیاں ابھی تک خالی ہیں یعنی کہ وہاں سات لیکچرر 452 طالبات کے لئے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): اس کی میں وضاحت کرلوں کالجز میں اساتذہ کے ٹرانسفر پوسٹنگ ہوتی

رہتی ہے۔ اور جو نئے ٹکھرزا بھی appoint کئے ہیں۔ اگلے ظہور خان کھوسے کے سوال میں اس کا جواب آ رہا ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: میں آپ کی بات نہیں سمجھتا۔ یا تو آپ صحیح طریقے سے میرا ضمنی سوال نہیں سمجھ سکتے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): آپ نے بالکل مجھے سمجھا سکا وہاں ژوب میں 19 پوستیں ہیں۔ جس میں سے 10 کام کر رہے ہیں نئی ٹکھرزا ہم نے appoint کئے ہیں انشاء اللہ مارچ سے پہلے وہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: اگر یہ لست آپ دیکھ لیں نمبر ۱ انٹر کالج کوہلو سے شروع ہوتا ہے said کا لجز ہیں اس میں ٹیچرز کی تعداد (-) نفی میں ہے کوئی کا لجز میں ٹیچرز کی تعداد (+) پلس میں ہے۔ تربت کا آپ دیکھ لیں 50% اساتذہ نہیں اور اسی طرح ژوب میں بھی 50% اساتذہ نہیں تو اس طرح کی parity کیوں create کی گئی جو available پوستیں ہیں۔ کیا کوئی اساتذہ جانے کے لئے تیار نہیں۔ کیا پر اب لم ہے؟

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): ایک پر اب لم یہ بھی ہے۔ کہ اساتذہ جانے کیلئے تیار نہیں۔ ابھی اسی سلسلے میں ہم نے ایڈہاک بنیادوں پر بھرتی کرنی ہے۔ اور اسی علاقے سے اساتذہ لیں گے تاکہ بچوں کو جو نقصان ہو رہا ہے آئندہ نہ ہو۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: اچھا یہ آپ نے تسلیم کر ہی لیا کہ وہ جانے کے لئے تیار نہیں ہوتے ہیں سب سے پہلے تو وہ ڈسٹرکٹ اور ڈویژن کا کوٹہ اگر اس میں بھرتی کے ٹائم پر خیال رکھا جائے تو اپنے ڈسٹرکٹ میں لوگ جاتے ہیں definitely کوئی ڈسٹرکٹ کے ٹیچرا اساتذہ یا دوسرے مشکل سے جائیں گے اس کے criteria کا خیال رکھا جائے دوسرا یہ کہ 2855 پوستوں میں سے 829 پوست اب بھی خالی ہیں تو یہ کب تک fill ہونگی اور criteria کیا ہو گا؟

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): آج اجلاس کے بعد سی ایم صاحب کے ساتھ اسی سلسلے میں مینگ ہے چیف سیکرٹری صاحب بھی تشریف لارہے ہیں ایجو کیشن سیکرٹری صاحب تشریف فرمائیں یہ اس کے بعد

decide کر کے اور فناں نے جو ریلیز کرنا ہے وہ ریلیز ز آرڈران سے لیں گے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: میری درخواست ہو گئی سی ایم صاحب سے اور اس ہاؤس سے بھی کہ ان اساتذہ کی خالی پوسٹوں پر جلد سے جلد بھرتی کیا جائے تاکہ کالج میں، ایک توپیروز گاری ختم ہو گی دوسری یہ ہے کہ کالج میں جو ٹیچر کی کمی ہے وہ پوری ہو جائے گی۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بہت مہربانی میں بھی اس بات پر agree ہوں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: میر ظہور حسین کھوسمہ اپنا سوال نمبر 50 دریافت فرمائیں۔

50 میر ظہور حسین خان کھوسمہ:

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا نبی بخش خان کھوسمہ انتر کالج کے طلباء کو لانے اور لے جانے کیلئے حکومت کی جانب سے کوئی سہولت مہیا کی گئی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس سہولت کی دستیابی کیلئے فنڈ ز مذکورہ کالج اپنے ہی وسائل سے پورے کر رہا ہے۔ یا کسی دیگر وسائل سے یہ فنڈ ز مہیا کیا جا رہا ہے۔ نیز اگر مذکورہ سہولت کی دستیابی نہیں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج کے طلباء کو لانے اور لے جانے کیلئے کوئی وین بس مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم:

(جواب موصول نہیں ہوا ہے)

جناب ڈیٹی اسپیکر: سوال نمبر 50 پیش ہوا۔ جی مسٹر ابجو کیش!

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب! کھوسمہ صاحب کو میں نے جواب دے دیا ہے ان کے پاس ٹیبل پر موجود ہے۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر صاحب! اس میں لکھا ہوا ہے وزیر تعلیم جواب موصول نہیں ہوا ہے یہ آخوندگار ہا ہے جواب موصول نہیں ہوا ہے یہ زبانی کلامی با تین نہیں ہونی چاہئیں یہ اسمبلی ہے اس کا با قاعدہ طور پر جواب آنا چاہئے تاکہ سارے لوگ پڑھیں کہ سوال کیا تھا اور

جواب کیا تھا یہ تو پھر زبانی کلامی بتیں ہو جائیں گی۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب والا! جن کا سوال تھا ان کو میں نے جواب دے دیا ہے اور وہ اگر اپنے سوالوں سے مطمئن نہ ہونگے تو پھر بات ہے یہ اتنا بڑا جواب ہے اگر ایک ایک کا جواب دیا جائیگا سر! یہ ایک سوال کا جواب ہے یہ آپ دیکھ رہے ہیں سر!

جناب ڈیپٹی اسپیکر: سوال کا جواب تو ہے یہاں پر پرنٹ نہیں ہوا ہے شفیق صاحب! اگر اس کو ڈیفر کریں 20 تاریخ تک؟

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): سر! جن کا سوال ہے ان تک میں نے جواب پہنچا دیا ہے اگر ان کو تسلی نہیں ہوتی ہے تو پھر آپ مجھ سے پوچھ سکتے ہیں اور یہ آپ کے دفتر کا کام ہے میں نے انکو جواب دے دیا ہے تو وہ ان کو ٹیبل کریں سر!

جناب ڈیپٹی اسپیکر: نہیں دیا ہے کسی کو نہیں ملا ہے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): میں نے آپ کے دفتر کو دے دیا ہے جناب!

جناب ڈیپٹی اسپیکر: نہیں اگر دفتر کو دے دیتا تو پرنٹ ہو جاتا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: جناب اسپیکر صاحب! اس سے میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ہم کو جواب نہیں ملا ہے۔ (شور)

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو کل کے لئے رکھ لیں تو تمام جواب پہنچ جائیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسمو: میرا خصمنی سوال ہے اس کے متعلق جواب آیا ہے کہ طلباء کو حکومت کی جانب سے ایسی کوئی سہولت مہیا نہیں کی گئی ہے میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: جی۔

میر ظہور حسین خان کھوسمو: سوال نمبر 50 پر میرا خصمنی سوال ہے میرنبی بخش خان کھوسمو کا لج آج سے چھ سال پہلے حیر دین میں بنा ہے اور نبی بخش خان کھوسمو نے 1500 ایکڑ زرعی زمین کا لج کے لئے دی تھی اور دو کروڑ روپے کی بلڈنگ بھی دی ہے کا لج کے لئے اور کا لج فنکشنل ہے اور کام کر رہا ہے جو زرعی آمدن ہے وہ

ڈی سی او کے پاس جمع ہوتی ہے اگر منسٹر کے پاس فنڈ نہیں ہے تو بچوں کو آنے جانے میں بڑی دقت ہے اس لئے میں نے سوال میں کہا ہے کہ ایک وین خرید کر دیا جائے تاکہ ٹیچر اور طلباء کو سہولت ہو بلکہ وہاں پر بارہ لاکھ روپے ڈی سی او کے پاس اسی کالج کے لئے جمع ہے۔

جناب ڈی پی اسپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن!

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب والا! جو بارہ لاکھ روپے جمع ہے ابھی جا کے سیکرٹری صاحب سے لیٹر لکھوا کے ڈی سی او کو کہ چونکہ وہ ہمارے ملکے کی رقم ہے برائے مہربانی اس کالج کی بس کے لئے مہیا کر دی جائے تو انشاء اللہ جوان کا مطالبہ ہے تو گاڑی ان کو provide کر دی جائیگی۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: مہربانی اسی سوال میں میں تھوڑی سی یہ بھی وضاحت کروں گا کیونکہ رقم ڈی سی او کے پاس جمع ہوتی ہے یہ ایجوکیشن کا سیکٹر ہے تو ضروری ہے کہ وہ ایجوکیشن کے پاس جمع ہوا اور متعلقہ ایم پی اے اس کا ممبر ہوتا ہے کہ وہ joint ساخت سے دونوں اپنا کام کرتے رہیں کالج کے مسائل کو حل کرتے رہیں اس کے متعلق جناب کی اجازت سے منسٹر صاحب جواب دیں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب والا! اس میں چونکہ پی ایس ڈی پی جب بنی تو ہم اس وقت تمام جو ساتھی تھے ہم سے پہلے وہ پی ایس ڈی پی بن چکی تھی اس میں ایجوکیشن کی مد میں ایک پرسنٹ پیسہ نہیں رکھا گیا ہے سنگل پائی انہوں نے نہیں رکھی ہے صرف تھواہیں contingency اور استیلپلشمنٹ صرف کوئی شہر کی جو تھواہیں ہیں وہ رکھی ہیں۔ صرف کوئی شہر کے اساتذہ کو ایک ارب نوے کروڑ روپے ہم تھواہ دیتے ہیں۔ اور پانچ ارب روپے ٹوٹل بلوچستان کی تھواہیں بنتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سابقہ لوگوں کا کام تھا کہ وہ بجٹ میں رکھتے کہ کس کالج میں کتنی بسوں کی ضرورت ہے کتنے کروں کی ضرورت ہے کہاں ٹیچر کی ضرورت ہے تو وہ انشاء اللہ کھوسہ صاحب کی جوبات ہے حقیقت پر مبنی ہے اس کا انشاء اللہ ہم ازالہ کر دینے آئندہ SNE جو بناؤں گا اس میں ٹوٹل یہ چیزیں ڈالوں گا اور تمام ممبران سے پوچھ کے ڈالوں گا کہ ان کے حلے کے کالج اور اسکولوں میں کیا کیا problems ہیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: میرے سوال کی وضاحت نہیں ہوئی جو حیر دین کالج کی زرعی آمدن ہے اس کو ایجوکیشن اپنے پاس رکھے اور متعلقہ ایم پی اے بھی ان کا ممبر ہوتا کہ اس کا آسانی سے کام کرایا جائے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم) : بالکل اس پر عمل در آمد ہو گا جناب!

محترمہ نسرین حمیں کھیتر ان: جناب اسپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ گرلنڈ کالج ہمارا بارکھاں کا ہے وہاں SNE approve تک اساتذہ نہیں پہنچے اور سینئنڈ ٹائم پر لڑ کیاں male اساتذہ سے تعلیم حاصل کر رہی ہیں میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں ایک تو وہاں پر female اساتذہ کب پہنچیں گی اور دوسرا یہ کہ گرلنڈ کالج کے لئے ایک بس کے لئے ہم نے ایک ڈیمانڈ بھیجی تھی وہ کب پوری کرے گا۔ Thank you sir!

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): محترمہ چونکہ ساڑھے سات کروڑ روپے ہر ایم پی اے اور منسٹر کو ملا ہے اسی میں واضح ہدایت دی ہے کہ 25 فیصد وہ اپنے علاقے میں ایجوکیشن کی مدد میں خرچ کریں گے تو میرا خیال ہے کہ اس میں ایک کروڑ پچھتر لاکھ روپے ہر ایم پی اے کو چاہئے کہ وہ ایجوکیشن کی مدد میں خرچ کریں چونکہ میں نے پہلے عرض کر دی کہ ہمارے پاس پی ایس ڈی پی میں کوئی پیسہ ایجوکیشن کے لئے نہیں رکھا گیا تو انشاء اللہ جب اگلے یا اگلے SNE بنانے یا بجٹ تک چھوڑ دیں تو انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے نہیں تو میرے خیال میں ہر ساتھی اپنے علاقے میں ایجوکیشن کی مدد میں پیسے دے دیں آپ کی بس کام معاملہ انشاء اللہ جون 2009ء تک آپ کو انتظار کرنا پڑے گا ابھی تو میرے پاس پیسہ نہیں ہے مجھے پیسے ملیں گے تو میں دے دونگا میرے پاس کوئی ایسی انکم یا سورس نہیں ہے کہ میں آپ کو پیسے دے دوں صرف یہی بات رکھی گئی ہے کہ ساڑھے سات کروڑ روپے جب ان کو ریلیز کیا اس میں یہ وضاحت کی گئی کہ آئندہ 25 فیصد ہر ممبر اپنے علاقے میں ایجوکیشن پر خرچ کرے گا۔

جناب ڈی پی اسپیکر: ٹھیک ہے ظہور حسین صاحب کھوسہ اپنا اگلا سوال دریافت فرمائیں۔

51☆ میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر تعلیم از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ موجودہ ای ڈی ای اوضلع جعفر آباد کا تبادلہ ہو چکا تھا؟ لیکن یہ تبادلہ منسوخ کر دیا گیا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو موجودہ ای ڈی ای او کب سے مذکورہ ضلع میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور ان کا تبادلہ منسوخ کرنے کی وجہات کیا تھیں؟ نیز اب تک موجودہ ای ڈی ای او کی کارکردگی کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم:

(جواب موصول نہیں ہوا ہے)

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: جناب اسپیکر! یہ اسمبلی کو میرے خیال میں basically یہ جو سوال کا جواب آتا ہے تو Property of the house ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر ہر ممبر ضمنی کر سکتا ہے تو ہم لوگوں کے پاس چونکہ جواب کی کاپی نہیں ہے ہم کو کیا پتہ کہ کوئی ضمنی کر لیں اس کو kindly ڈیفر کر دیں تو وہ proper shape میں آپ لے آئیں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): ہاں میں agree ہوں۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: کیونکہ روپ نمبر 40 کے تحت تحریری جواب زبانی نہیں دیا جا سکتا۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بالکل ڈیفر کر دیں جیسے آپ کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں اگلے اجلاس کے لئے رکھیں میں تمام جوابات provide کر دوں گا۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے یہ سوال اگلے اجلاس کے لئے ڈیفر کیا جاتا ہے۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں۔

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): میر امان اللہ نویزی صاحب وزیر انسپورٹ اپنے علاج کی غرض سے کراچی گئے ہیں وزیر موصوف نے رخصت کے لئے درخواست دی ہے۔

میر ظہور احمد بلیدی صاحب وزیر گوادر ڈولپمنٹ اتحار ٹی گوادر کے دورے پر ہیں وزیر صاحب نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر ظفر اللہ خان زہری صاحب وزیر داخلہ اب تک اسلام آباد میں ہیں آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے وزیر موصوف نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)

میر ظہور حسین خان کھوسہ: پواسٹ آف آرڈر۔ اسمبلی اور محکمے جو جمہوریت کا طریقہ کار ہے اس طریقہ کے

مطابق چلتے ہیں اس طریقہ کار کے مطابق اسٹینڈنگ کمیٹیاں بھی بنائی جاتی ہیں آٹھ مہینے گزر گئے ہیں ابھی تک اسٹینڈنگ کمیٹیاں وجود میں نہیں آ سکی ہیں یہ ضروری ہے ملکہ کو درست چلانے کے لئے اور کار کردگی بہتر بنانے کے لئے اسٹینڈنگ کمیٹیاں بنائی جائیں باقی تینوں صوبوں اور وفاق میں اسٹینڈنگ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! ان کو پابند کیا جائے کہ اسٹینڈنگ کمیٹیاں فوری طور پر بنائی جائیں تا کہ ملکے اپنے طریقے سے صحیح کام کر سکیں۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: صحیح ہے انشاء اللہ۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): سر! یہ چونکہ آپ کی responsibility میں شامل ہوتا ہے کہ کمیٹیاں آپ بنائیں اور چونکہ یہ چیز کا کام ہے کھوسہ صاحب نے بالکل صحیح بات کہی کہ کمیٹیاں بنی چاہئیں اور چونکہ اپوزیشن ہمارے پاس ہے نہیں شکر ہے کہ جعفر خان مندوخیل صاحب اور کھوسہ صاحب کچھ بولتے ہیں تو ہمیں بھی دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع ملتا ہے تو یہ ضروری ہے کہ کمیٹیاں ہو تو ہمارا بھی احتساب ہو منستر کا بھی احتساب ہو اور جو ہماری کار کردگی ہے اس کی اگر تعریف ہو تو تب بھی بہتر ہو گا تو یہ کمیٹیاں بنی چاہئیں۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: بالکل ہم اس کے حق میں ہیں کمیٹی انشاء اللہ بنائیں گے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر صاحب! ظہور حسین خان کھوسہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹیاں نہیں بن رہی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈیپٹی اسپیکر: کمیٹیاں بالکل بنی چاہئیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): کب تک؟

جناب ڈیپٹی اسپیکر: یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے وہ بنائے آپ خود گورنمنٹ ہیں آپ خود کمیٹیاں بنائیں۔

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹیکنا لو جی): جناب اسپیکر! اگر اجازت ہو تو میں کچھ بولوں؟

جناب ڈیپٹی اسپیکر: جی بولیں۔

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹیکنا لو جی): جیسے کہ ہمارے محترم ممبر کھوسہ صاحب نے اس چیز کو سمجھتی ہوں کہ جتنے بھی یہاں پر ہمارے نمبرز بیٹھے ہوئے ہیں اور جیسے کہ high light

شفیق احمد صاحب نے بھی کہا کہ اپوزیشن چونکہ نہیں ہے اور چاہیے یہ کہ یہ کمیٹیز بنا دی جائیں اور کافی عرصہ گزر چکا ہے آپ اس میں تھوڑی سی رولنگ دیدیں کہ واقعی بنی چاہیں یا کوئی time period یا کوئی ایسا ایک وقت مقرر کریں تو یہی کمیٹیز قائم ہو جائیں تاکہ جتنے بھی ہمارے یہاں پر منظر ہیں ان کے ڈیپارٹمنٹ جو چل رہے ہیں کئی ہمارے ممبرز کو پتہ نہیں ہے کہ کس طرح یہ ہورہا ہے کیا کمی ہے کیا بیشی ہے تو اس میں سب سے On the floor of the house وہ ظاہر ہو جائیں، شکریہ!

جناب ڈیپٹی اسپیکر: اب ساری کیبنٹ وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کریں کہ کمیٹیاں بنائیں جائیں۔ میری بھی یہ تجویز ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینیٹر وزیر): جناب اسپیکر صاحب! اس پر چیف فسٹر صاحب اور ہاؤس کے تمام اراکین مشورہ کر کے انشاء اللہ جلد از جلد یہ کمیٹیاں ہم تیار کر کے کیونکہ ایک coalition گورنمنٹ ہے حزب اختلاف ہے نہیں لیکن کمیٹی بنانے کے بارے میں حزب اختلاف سے بھی مشورہ کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ سب ایک حکومت میں شامل لوگ ہیں تو چیف فسٹر سے مشورہ کر کے اور پارلیمانی رولزو غیرہ جو بھی ہو انشاء اللہ جلد از جلد بنائے آپ کے سامنے پیش کر دینگے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: صحیح ہے۔

محترمہ نسرین رحمن کھیتراں: جناب اسپیکر! میں آپ سے اور اس ہاؤس سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہماری جتنی female ممبران ہیں ان کو چیزیں آف کمیٹیز کے لئے ضرور accommodate کیا جائے کیونکہ last ادوار میں عورتوں کو انہوں نے بالکل corner کیا اور اس دفعہ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ عمل نہیں دھرا یا جائیگا۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: شیخ جعفر خان مندو خیل صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 2 پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: شکریہ جناب اسپیکر! تحریک التواء پیش کرنے سے پہلے میں کچھ عرض کروں گا زیارت کے زوالے کے متعلق اسمبلی کے پہلے دن پانچویں تاریخ کو میں نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی جس کو ٹیبل نہیں کیا گیا پھر اس کا نتیجہ آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ ہر ممبر اٹھ کر کے point of order پر بول رہا تھا کیونکہ فسٹر صاحبان کی ایک مجبوری ہوتی ہے وہ bound ہیں ایک limits پر ہم ممبر صاحبان

ہاؤس کو بنس provide کرتے ہیں اسی کے اوپر پھر آپ بھی بول سکتے ہیں اور یہ سب ہاؤس اس کے اوپر بول سکتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو تحریک التواء آج آئی ہے پہلے تو کوئی دینے والا نہیں ہے بنس تو میں یا ظہور کھوسہ صاحب دہے رہے ہیں کیونکہ ایم پی ایز کم ہیں منسٹر زیادہ ہیں پھر جو نئے ایم پی ایز ہیں ان کو ابھی تک اتنا experience نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں لاے منسٹر بھی اپنے خیالات کا اظہار کریں کہ جو بھی تحریک التواء آتی ہے وہ ٹیبل کر دیا کریں It's not embracement for the government. گورنمنٹ definitely the government. ایک تنقید بھی برداشت کرتی ہے تعریف بھی برداشت کرتی ہے اور زلزلے میں، میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ نے بہت اچھے کام کئے تھے اگر وہ سامنے آتی That was better۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا ہمارے لئے بھی اچھا نہیں لگتا لہذا میں بولا نہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ point of order پر ان چیزوں پر نہیں بولا جاتا ہے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: صحیح ہے اب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

تحریک التواء نمبر 2

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں اسمبلی قواعد و انصباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ نیٹوفورسز کی جانب سے آئے دن قبائلی علاقوں پر حملہ ہو رہے ہیں جس میں اب تک ہزاروں بے گناہ انسانوں کی قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اگرچہ پارلیمنٹ نے مذکورہ حملوں کے خلاف مشترکہ قرارداد پاس کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود حملے جاری ہیں۔ (خبری تراشہ مسلک ہے) روزنامہ جنگ 10 نومبر 2008ء۔

لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نویعت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: شیخ صاحب یہ تو آپ کے جنرل صاحب کے مرہون منت ہے۔ تحریک التواء نمبر 2 پیش ہوئی۔ جناب جعفر مندوخیل صاحب آپ اپنی تحریک التواء کی admissibility پر جو کہنا چاہئے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! یہ آپ کے سامنے ہیں اور ہمارے سامنے ہیں کہ اس وقت جو قبائلی علاقوں میں ایک ظلم برپا کیا ہوا ہے نیٹوفورسز اور امریکہ روزانہ گھروں کے اوپر میزائل داغ رہے ہیں اور روزانہ جاسوسی طیارے آتے ہیں ان سے میزائل داغ نے جاتے ہیں اور ہزاروں لوگ اس میں مارے

جاپکے ہیں اور پورے ایریا میں harassment ہے پورے ملک میں ایک harassment ہے کوئی بھی اپنے گھر میں محفوظ نہیں ہے یعنی کہ ہر ایک آدمی کو گھر کی حفاظت کا توقع ہے کہ کوئی چادر اور چار دیواری وہ تو وہاں سے اس کا دل کیا۔ جعفر مندو خیل کے گھر پر بھی اس نے داغ دیا کہ یہ بھی terrorist ہیں آپ کے گھر پر بھی اس نے میزائل داغ دیتے کہ یہاں بھی terrorist ہیں اس طرح طاقت کا بے جا استعمال میں سمجھتا ہوں وہ انسانیت کے بھی خلاف ہے عالمی قوانین کے بھی خلاف ہے ہمارے مذہب کے بھی خلاف ہے اور ابھی جو ہورہا ہے اس replication fairs ہو رہے ہیں کہ وہاں پر لوگ نکل کر کے ہمارے علاقوں میں آرہے ہیں جس سے کل ہمارے علاقوں کے اوپر یہ میزائل بھر سے جائیں گے میں سمجھتا ہوں اس کے متعلق تمام ممبران کی کافی reservation ہیں پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسز میں آپ نے دیکھا ہے کہ وہاں اس کے متعلق کیسی تقاریر ہوئیں اور انہوں نے پھر ایک مشترکہ قرارداد بھی پاس کی جس کی میں سمجھتا ہوں گورنمنٹ نے آج ایک کمیٹی بنائی اور رضاربانی کی صدارت میں آپ کے ممبران پارٹی کے ممبران ان تمام پارٹی کے ممبران اس میں شامل ہیں کہ وہ اس قرارداد کو implement کروائیں لہذا صوبہ بلوچستان کی اسمبلی کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ ان بھائیوں کے جن کے گھروں کے اوپر میزائل داغے جا رہے ہیں ان کے دکھ درد میں شریک ہو جائیں اور ان کے اوپر جو ظلم ہو رہا ہے اس کے خلاف ہم آواز اٹھائیں تو یہ تحریک التواء اگر آپ منظور کردیں تو اس کے اوپر تمام ممبران کھل کر بحث کر لینگے پھر اس کے بعد ہم اس کوئی شکل دے سکتے ہیں یا قرارداد کی یاد دوسرا طریقہ اس وقت آپ سے یہ request ہے کہ کسی دن بھی دو گھنٹے آپ رکھ لیں اسمبلی میں تاکہ اس کے اوپر معزز ممبران صاحبان بات کر سکیں اور میں بھی اس میں اپنی تفصیل بتا دوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہے جی مولانا عبد الواسع صاحب!

مولانا عبد الواسع (سینیٹر وزیر): شکریہ جناب اسپیکر! میرے خیال جعفر خان مندو خیل صاحب نے جو تحریک التواء پیش کی ہے یقیناً ایک اہم اور اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اور اگر ایوانوں کے اندر یا عوامی نمائندے اگر کسی بات پر بحث کرنی ہے یا کسی مسئلے پر بحث ان کی ذمہ داری بنتی ہے تو سب سے پہلے یہ آج کل جو کچھ ہو رہا ہے یہ ایک اہم معاملہ ہے کیونکہ ہمارے ملک کے اندر ہمارے بھائیوں پر ہماری بہنوں پر

ہمارے لوگوں پر جو کچھ گزرتا ہے یا جو کچھ ہورتا ہے اس معاملے میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ آواز اٹھانا انہی نمائندوں کا کام ہوتا ہے یہ اسمبلیوں کا کام ہوتا ہے عوام کی آواز اور فریاد کہیں تک نہیں پہنچ سکتی ہے جب تک ان کے توسط سے ان کی آواز دنیا تک نہ پہنچائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کو نہ صرف بحث کے لئے منظور کیا جائے بلکہ میں جعفر خان صاحب سے اور تمام ہاؤس سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ بحث کے لئے بھی منظور کیا جائے اور یہ قرارداد مشترکہ قرارداد میں تبدیل کر کے ایک متفقہ قرارداد ہم پاس کر کے کہ وہاں امریکن اور نیٹوفورسز کے جو مظالم ہیں جیسے کہ قومی اسمبلی نے بھی ایک قرارداد پاس کر دی وہ بحث کے بعد ہم ایک قرارداد کی شکل میں اس کو منظور کر کے اور ہم ان کو کہیں کہ یہ جو مظالم ہورہے ہیں ان کو فوراً بند کیا جائے تو میں اس کے حق میں ہوں اور یہ بحث کے لئے بھی منظور ہو جائے اور یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس بھی ہو جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی منستر لوکل گونمنٹ! ایک منت صادق عمرانی صاحب!

جناب عبدالحالق بشر دوست (وزیر بلدیات): جعفر خان صاحب نے جو تحریک التواء پیش کی سب سے پہلے تو میرے خیال میں انہوں نے ایک بہت اہم تحریک یہاں پیش کی ہے اور اس کے ساتھ جو مولانا صاحب نے ان کے حق میں جوابات کی ہے وہ بھی بہت بہتر ہے میں اپنے طور پر اپنے تمام بھائیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ بعض اوقات قومی ایشوز ہوتے ہیں اور بعض اوقات علاقائی ایشوز ہوتے ہیں یہ جو ایشوز ہیں جناب وزیر خزانہ صاحب بھی سن رہے ہیں اور ہمارے جناب سردار شناہ اللہ صاحب جو اس صوبے کی بااثر شخصیت ہیں وہ بھی اس چیز کو سن رہے ہیں کہ یہ تحریک التواء اس کے لئے ایک مخصوص دن رکھا جائے اور اس پر ایک سیر حاصل بحث کی جائے اس لئے کہ سب کو معلوم ہے کہ نیٹوفورسز اور امریکن فورسز ہمارے ملک پر حملہ آور ہیں اور آئے دن ان پر میزائل بر سار ہے ہیں جن میں بچے، عورتیں اور دوسرے جو بے گناہ لوگ ہیں وہ بھی محفوظ نہیں ہیں بلکہ میرے خیال میں پاکستان کی باونڈری کے اندر تمام لوگ بے گناہ ہیں جو مراجحت کار ہیں ان کے خلاف مراجحت کرائیں وہ افغانستان میں ان کے ساتھ مراجحت کرائیں نیٹو اور امریکہ کو یہ حق حاصل نہیں ہیں کہ وہ پاکستان کے اندر کسی پر میزائل بر سائیں لہذا اس کے لئے میں اس کے حق میں ہوں کہ ایک دن مقرر کیا جائے تاکہ اس پر

سیر حاصل بحث کی جاسکے، شکریہ!

جناب ڈیپٹی اسپیکر: جی صادق عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! معزز رکن جعفر مندوخیل صاحب نے جو تحریک التواہ پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بہت ضروری ہے ایک بند کمرہ اجلاس بلوچستان اسمبلی کے اندر ایک دن مقرر کی جائے کیونکہ بہت سے ایسے حساس ایشوز ہیں جہاں پر مل کے ہم لوگ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور ساتھ ہی اس پر ایک حکمت عملی ہو کیونکہ یہ صرف خبر ایجنسی کا مسئلہ نہیں ہے ڈیرہ گلہٹ کا مسئلہ بھی ہے بلوچستان میں حکومتی رٹ قائم کرنے کی بھی بات ہے بہت سے ایشوز ہیں اس کے علاوہ بھی اس پر یہاں ایک دن مقرر کی جائے جس پر بحث ہونی چاہیے اچھا جناب اسپیکر! مورخہ آٹھ تاریخ کو معزز رکن جعفر مندوخیل صاحب نے یہاں دو چیزوں کی نشاندہی کی تھی تو میں اس کی بھی وضاحت کرتا چلوں انہوں نے یہ نشاندہی کی تھی کہ قلعہ سیف اللہ اور بادینی روڈ جو کہ ایک کی منظوری کے بغیر ٹینڈر کئے گئے تھے اس کے لئے ہم نے یہاں فلور پر کہا تھا کہ جی اس سلسلے میں انکو اری آفیسر ہم نے مقرر کر دیا باقاعدہ آرڈر بھی دیا اس کی کاپی جناب جعفر مندوخیل صاحب کو دیدی۔ خلیل الرحمن مرزا کو انکو اری آفیسر مقرر کیا ہے اور اس کے علاوہ انہوں نے قمر الدین کاریز کے لئے بھی کہا کہ وہاں ناقص کام ہوا ہے اس کے لئے ہم نے چیف ڈیزائنگ انجینئر نصر اللہ جعفر صاحب اور حسین شاہ شیرازی چیف انجینئر پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جو سات دن کے اندر اندر اس کی رپورٹ دیگی جیسے ہی رپورٹ موصول ہوگی اس کی کاپی ہم چیف منستر صاحب کو بھجوادینگے جو کہ فیصلہ کرینگے اس سلسلے میں۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: شکریہ، جی منسٹر فناں!

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر صاحب! میں اس ہاؤس کے توسط سے صادق عمرانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پہلی مرتبہ ایک ہاؤس کی جو commitment ہوتی ہے اس کو پورا کرتے ہوئے اور میری توقع ہے ہمارے دوسرے بھائی وزراء صاحبان سے بھی کہ floor of the house پر جو commitment ہوگی اس کا خیال رکھا جائیگا ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: جی منسٹر فناں!

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): پہلے محترمہ کو بولنے دیں۔

محترمہ شمع پر دین مگسی (وزیر اफفار میشن ٹیکنالوجی): شکریہ جناب اسپیکر! شیخ جعفر مندو خیل نے ایک تحریک التواء پیش کی میرے خیال میں جتنے بھی یہاں پرمبرز بیٹھے ہوئے ہیں وہ سب اس کے حق میں ہیں جیسے مولانا صاحب نے بھی کہا اور ہمارے بشر دوست صاحب نے بھی کہا کہ یہ کسی ڈسٹرکٹ یا صوبے کا مسئلہ نہیں ہے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ایک انٹرنیشنل ایشو ہے اور اس کے لئے میرے خیال میں آپ اجازت دیں اور ایک ٹائم مقرر کیا جائے تاکہ جتنے بھی اسمبلی کے یہاں ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں اس بحث مباحثہ میں حصہ لیں اور اپنی تیاری کریں اور حال ہی میں ایک کمیٹی وہاں نیشنل اسمبلی میں بنی ہے اور جتنی بھی ہماری دوسری اسمبلیاں ہیں انہوں نے بھی اس چیز کو کافی highlight کیا ہے اور سب چاہتے ہیں کہ اس پر ایک بحث مباحثہ ہونی چاہیے لہذا آپ سے بھی درخواست ہے کہ ایک دن مقرر کریں جس میں سب اپنی تیاری کے ساتھ اس پر بحث مباحثہ ہو اور ایک قرارداد کی صورت میں اس کو ہم پیش کریں، شکریہ!

جناب ڈیپٹی اسپیکر: جی منسٹر فناں!

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): شکریہ اسپیکر صاحب! تحریک التواء جو ہمارے آن زیبل ممبر شیخ جعفر خان مندو خیل صاحب نے پیش کی ہے میرے خیال میں جتنے بھی اسمبلی کے ممبرز ہیں ان کی خواہش ہو گی کہ اس تحریک التواء کو منظور کیا جائے میری بھی خواہش یہی ہے جناب اسپیکر صاحب! جیسے ہمارے دوسرے ممبروں نے کہا کہ اس کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے تاکہ سارے ممبران اس بحث میں حصہ لے سکیں کیونکہ گزشتہ کئی دفعہ حملہ ہو چکے ہیں حتیٰ کہ ہمارے چیف آف آرمی سٹاف، پریز ڈینٹ اور پرائیم منسٹر نے بھی ان کو تنبیہ کیا تھا کہ آئندہ یہ حملے نہ ہوں مگر اس کے باوجود ہر دن حملہ ہو رہے ہیں معصوم بچ عورتیں اور سارے اس میں شہید ہو رہے ہیں میں اس تحریک التواء کی حمایت کرتا ہوں اور اسپیکر صاحب!

اس پر ایک دن مقرر کیا جائے تاکہ سارے ممبر ز اس بحث میں حصہ لے سکیں۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر: صحیح ہے، احسان شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): شکریہ جناب اسپیکر! میں شیخ جعفر خان صاحب کی تحریک التواء جو انہوں نے پیش کی ہے یقیناً یہ بہت ایک اساس مسئلہ کی جانب انہوں نے نشاندہی کی ہے بحثیت ایک

غیور قوم کے ہمارا فرض بتا ہے کہ ہم اس طرح کی کاروانیوں کی مذمت کریں اور ہماری قومی اسمبلی اور سینٹ نے اس مسئلے پر already قرارداد پاس کی ہے شاید آج یا کل میں اسپیکر قومی اسمبلی اس کا اعلان کریں گے لیکن ہم بھی سمجھتے ہیں کہ بلوچستان اسمبلی اپنی جانب سے اس پر بحث کرے اور ایک متفقہ طور پر کوئی قرارداد سامنے لے آئیں تو وہ زیادہ بہتر بات ہو گی تو جناب! میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی بی این پی (عوامی) کی جانب سے اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں کہ اس پر بحث کرائی جائے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: جی زمرک خان صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): شکریہ جناب اسپیکر! میرے دوست جعفر صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے اس کی تو پہلے ضرورت تھی صرف خیر ایجنسی میں نہیں با جوڑ ایجنسی میں وزیرستان میں بہت سے حملے ہوئے ہیں اور بہانہ یہ بنایا جاتا ہے کہ یہاں پر دہشت گرد ہیں جو بھی ہے ہماری اپنی پالیسی کے مطابق جو بھی اور جس ملک میں بھی تحریب کاری ہوتی ہے جو بھی دہشت گردی ہوتی ہے تو اس ملک کا اپنا حق بتا ہے کہ وہاں پر وہ خود اس کے خلاف ایکشن لے اور جو بھی طریقہ کار ہے قانون کے مطابق وہ اس کو اپنائے لیکن یہاں پر باہر کی قوتیں جو بھی ہو چاہے امریکہ ہو چین ہو روس ہو، نیپو ہو ہم اس کے حق میں کبھی بھی نہیں ہیں کہ وہ آ کر ہمارے بھائیوں پر ہماری قوم پر ہمارے لوگوں پر بیدردی سے۔۔۔۔۔ اور جس طریقے سے وہ بمباری کرتے ہیں وہ ہمارے بچوں کو ہمارے بھائیوں کو ہماری بہنوں کو شہید کرتے ہیں، ہم کبھی بھی اس کے حق میں نہیں ہیں اور جعفر صاحب نے جس خوبصورتی سے جس تحریک کو پیش کیا، ہم اس کے حق میں ہیں اور اس کے لیے ایک دن رکھنا چاہیے تاکہ ہم اس پر بحث کریں اور یہاں سے ایک مشترکہ قرارداد پاس کریں کیونکہ اسمبلی میں ہمارے چتنے بھی دوست ہیں اسکی سب نے حمایت کی ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس کے حق میں ہیں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: جی سردار اسلام بزنجو صاحب!

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): جناب اسپیکر! جو تحریک التوازع عفرخان مندوخیل صاحب نے پیش کی ہے وہ اپنی نوعیت کے لیے بہت اہم ہے لیکن میں گزارش کرتا چلوں اس حوالے سے پاکستان کے پریزیڈنٹ اور پرائمینٹر نے متعدد بار اس کی مذمت کی ہے جو نیپو فورسز ہمارے قبائلی علاقوں پر بمباری

کر رہی ہیں امریکن سفیر کو بھی انہوں نے طلب کر کے اس پر شدید احتجاج بھی کیا ہے لیکن اس کے باوجود حملے جاری ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک التواء کو ہم پاس کریں یا نہ کریں اس سے امریکہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑھتا ہے کیونکہ پچھلے دنوں ہم نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ ہمارے پاس وہ سانسی حالات نہیں ہیں کہ ہم نیٹو کے ان حملوں کو روک سکیں نہ ہماری فوج میں ہیں نہ ہماری حکومت میں ہیں ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ امریکہ کو پابند کریں اگر قرارداد پیش کرنا یا اخباروں میں آنے سے نیٹوفورس نے حملہ بند کرتی ہیں یہ ناممکن ہے کیونکہ اس کے لیے مرکزی حکومت نے قرارداد پاس کی ہے پر یڈنٹ اور پرائیم منسٹر نے امریکی سفیر کو بلا کر احتجاج کرنے سے وہ نہیں روکے تو ہماری قرارداد پروہ کیا رہ کیس گے خیر اگر پیش کی ہے تو ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا یہ تحریک مورخہ 17 نومبر 2008ء کے اجلاس میں دو گھنٹے بحث کے لیے منظور کی جائے جو رکن اس تحریک کی منظوری کے حق میں ہیں وہ اپنی نشتوں پر ہاتھ اٹھائیں تحریک کو قاعدہ نمبر 75 دو تہائی مطلوبہ اركان کی حمایت حاصل ہے متفقہ تحریک التواء لہذا تحریک کو مورخہ 14 نومبر 2008ء کے اجلاس میں بحث کے لیے منظور کی جاتی ہے۔

اب اسیلی کا اجلاس مورخہ 14 نومبر 2008 صبح گیارہ بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسیلی کا اجلاس بارہ بجکر تیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا)